از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:2،اپریل1957

بلدیو سنگھ و دیگراں

بنام

دی سٹیٹ آف بہار و دیگراں

(ایس آر داس چیف جسٹس جعفر امام، ایس کے داس، گووندا مینن اور اے کے سرکار جج صاحبان)

گرام کچہری -فوجداری دائرہ اختیار-عام فوجداری عدالتوں کا موجودہ دائرہ اختیار- قانون سازی، اگر امتیازی نوعیت کا ہو-بہار پنچایتی راج ایکٹ، 1947 (بہار ایکٹ 7، سال 1948)، دفعات 60،62،68،69،70،73-بھارت کا آئین، آرٹیکل 14۔

اپیل گزاروں کو بہار پنچایت راج ایکٹ 1947 کی توضیعات کے تحت تشکیل دی گئی گرام کچہری کی مکمل بنچ نے مجموعہ تعزیرات ہند 379 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا تھا۔اپیل گزاروں کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ مجرم قرار دینا اس بنیاد پر غلط تھا کہ ایکٹ کی دفعہ 62 جس میں گرام کچہریوں کے فوجداری دائرہ اختیار کی فراہمی ہوتی ہے، عام فوجداری عدالتوں کو مشترکہ دائرہ اختیار دیتی ہے اور کسی فریق کے لیے اسے عام فوجداری عدالتوں یا گرام کچہری کے بنچ میں جانے کے لیے کھلا چھوڑ دیتی ہے، اور چونکہ عام فوجداری عدالتوں میں جس طریقہ کار پر عمل کیا جاتا ہے وہ گرام کچہری سے کافی مختلف تھا، اس لیے یہ ایکٹ امتیازی نوعیت کا تھا اور اس طرح آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

حکم ہوا کہ ایکٹ کی اعتراض توضیعات کی خالص امتیازی نوعیت کی ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایکٹ کی اسکیم یہ ہے کہ کسی گرام کچیری کے ذریعے ایکٹ کے تحت قابل شناخت مقدمہ یا مقدمہ صرف اس کے ذریعے چلایا جانا چاہیے جب تک کہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا متعلقہ منشی ایکٹ دفعات 70 یا دفعہ 73 کے تحت کارروائی کرنے کا انتخاب نہ کرے۔ دفعہ 62 میں مشترکہ دائرہ اختیار کا حوالہ دفعہ 69، 70 اور 73 کی توضیعات کی وجہ سے قابل وضاحت ہے، تاکہ گرام کچیری سے کسی مقدمے کی منتقلی یا واپسی یا پنچ کے دائرہ اختیار کی منسوخی پر یہ نہیں کہا جاسکے کہ عام فوجداری عدالتوں کو بھی اس پر مقدمہ چلانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 145، سال 1955۔

فوجداری متفرق نمبر 228، سال 1954 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 20 جولائی 1954 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

ایس پی ورما، اپیل کنندگان کے لیے۔

آر سی پرساد، جواب دہندگان کے لیے۔

22.1957 اپریل۔

عدالت کا فیصلہ ایس کے داس جسٹس نے سنایا۔

یہ بھارت کے آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت ایک درخواست پر 20 جولائی 1954 کو پٹنہ کی عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ سرسری برخاستگی کے حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل ہے۔ متعلقہ حقائق یہ ہیں۔ ایک اوما شنکر پرساد نے آٹھ افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا، جن میں ہمارے سامنے تین اپیل کنندگان بھی شامل تھے۔ بلدیو سنگھ، رام دیو سنگھ اور شیو دھر سنگھ، اس الزام پر کہ انہوں نے یکم اکتوبر کو گاؤں داروان میں اس کے کھیت سے 'اُرد' اور 'کوڈو' فصلوں کو زبردستی کاٹ کر ہٹا دیا تھا۔ 1953، صبح تقریباً 10 بجے اوما شنکر نے کہا کہ انہوں نے اعتراض کیا، لیکن انہیں حملے کے ساتھ دھمکی دی گئی۔ یہ مقدمہ چمپارن ضلع میں بنکٹ کے گرام کچیری کے سامنے درج کیا گیا تھا، جو بہار پنچایت راج ایکٹ، 1947 (بہار ایکٹ 7، سال 1948) کی توضیعات کے تحت تشکیل دیا گیا تھا، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے۔ مقدمے میں مجموعی طور پر چار گواہوں سے پوچھ گچھ کی گئی، دو استغاثہ کی طرف سے اور دو ملزموں کی طرف سے۔ کچھ ملزموں کا دفاع یہ تھا کہ جس زمین پر فصلیں کھڑی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

تھیں وہ کسی یوگی ساہنی کی تھی، جس نے اسے 25 ستمبر 1953 کو ملزم سندر سنگھ کو فروخت کر دیا تھا۔28 دسمبر 1953 کو گرام کچہری کی بنچ نے تمام ملزموں کو بری کر دیا۔7 جنوری 1954 کو اوماشنکر پرساد نے ایکٹ کی دفعہ 67 کے تحت اپیل کی۔ اپیل کی سماعت 24 جون 1954 کو ہوئی اور تین اختلاف رائے رکھنے والے پنچوں کے ساتھ مکمل بنچ نے تینوں اپیل گزاروں کو مجموعہ تعزیرات ہند 379 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا اور انہیں ہر ایک کو پندرہ دن کی قید کی سزا سنائی۔ اس کے بعد اپیل گزاروں نے آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت پٹنہ کی عدالت عالیہ کا رخ کیا، جس کا نتیجہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔اس کے بعد اپیل گزاروں نے اس عدالت کا رخ کیا اور آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت حاصل کی۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے ہمارے سامنے درج ذیل تنازعات کو دبایا ہے۔ان کی پہلی اور سب سے اہم دلیل ہے کہ یہ ایکٹ، اس میں موجود کچھ توضیعات کی وجہ سے، امتیازی نوعیت کا ہے اور آئین کے آرٹیکل 14 کے خلاف ہے۔مشورہ دیا جاتا ہے کہ پہلے ایکٹ کی ان توضیعات کا تعین کیا جائے جو اپیل گزاروں کے فاضل وکیل کے مطابق امتیازی نوعیت کی ہوں۔ ایکٹ کی دفعہ 62، جو گرام کچہریوں کے فوجداری دائرہ اختیار کے لیے فراہم کرتی ہے، ان شرائط میں ہے:

" ضابطہ فوجداری 1898 میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، اور اس ایکٹ کی توضیعات کے تابع، گرام کچہری کے بنچ کا دائرہ اختیار فوجداری عدالت کے ساتھ مل کر ہو گا جس کے دائرہ اختیار کی مقامی حدود میں بنچ درج ذیل جرائم کے مقدمے کی سماعت کے ساتھ ساتھ اس کے دائرہ اختیار کی مقامی حدود میں ہونے پر اس طرح کے کسی جرم کے ارتکاب کے لیے حوصلہ افزائی اور کوششوں کے لیے واقع ہے، یعنی:

(a) مجموعہ تعزیرات ہند کے تحت جرائم دفعہ 140، 143، 145، 147، 151، 153، 160، 172 ، 174، 178، 179، 269، 277، 279، 283، 285، 286، 289، 290، 294، 323، 334، 336، 341، 352، 356، 357، 358، 374، 379، 380، 381، 403، 411، 426، 428، 430، 447، 448، 461، 504، 506، 510؛

(b) بنگال عوامی جوابازی ایکٹ 1867 کے تحت جرائم:

(c) مویشی کی خلاف ورزی کا ایکٹ 1871 دفعات 24 اور 26 کے تحت جرائم:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

(d) سوائے اس کے کہ جیسا کہ دوسری صورت میں فراہم کیا گیا ہے، اس ایکٹ کے تحت یا کسی قاعدے یا ضمنی قانون کے تحت کیے گئے جرائم۔ اس کے تحت؛

(e) کسی دوسرے قانون کے تحت کوئی دوسرا جرم، اگر حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں اختیار دیا گیا ہو:

بشرطیکہ پنچ مجموعہ تعزیرات ہند 379، 380، 381 یا 411 کے تحت کسی بھی جرم کا نوٹس نہیں لے گا جس میں مبینہ طور پر چوری کی گئی جائیداد کی قیمت پچاس روپے سے زیادہ ہو یا جس میں ملزم۔

(i) پہلے ہندوستانی مجموعہ تعزیرات ہند کے باب XVII کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہو جس میں تین سال یا اس سے زیادہ کی مدت کے لیے قید کی سزا ہو؛ یا

(ii) اس سے قبل گرام کچہری کی کسی پنچ کے ذریعے چوری کے لیے جرمانہ عائد کیا گیا ہو؛ یا

(iii) فوجداری قبائل ایکٹ، 1924 کی دفعہ 4 کے تحت فوجداری قبیلے کا اندراج شدہ رکن ہے؛ یا

((iv) ضابطہ فوجداری 1898 کی دفعہ 109 یا 110 کے تحت شروع کی گئی کارروائی میں اچھے رویے کا پابند کیا گیا ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ اس دفعہ میں دو اہم قابلیت موجود ہیں: ایک غیر متزلزل شق میں موجود ہے جس کے ساتھ دفعہ شروع ہوتا ہے اور دوسرا 'اس ایکٹ کی توضیعات کے تابع' کے بیان محاورہ میں موجود ہے۔ اس دوسری اہلیت کی اہمیت اس وقت ظاہر ہو گی جب ایکٹ کی کچھ دیگر دفعات بیان کی جائیں گی۔ مذکورہ بالا دو قابلیتوں کے تابع، دفعہ 62 گرام کچہری کے دائرہ اختیار کا ایک پنچ دیتا ہے جو عام فوجداری عدالت کے ساتھ ساتھ اس مقامی حدود میں واقع ہے جس کے دائرہ اختیار میں پنچ اس میں مذکور جرائم کے مقدمے کی سماعت کے لیے واقع ہے۔ دفعہ 63 پنچ کو تیسرے درجے کے مجسٹریٹ کے اختیارات دیتا ہے۔ دفعہ 64 ہمارے مقصد کے لیے متعلقہ نہیں ہے اور اسے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دفعہ 65 مقدمات کی بعض درجوں میں گرام کچہری کے پنچ کے خصوصی دیوانی دائرہ اختیار کے لیے فراہم کرتا ہے، جو کچھ شرائط کے تابع ہے۔ دفعہ 66 میں کہا گیا ہے کہ کچھ مقدمات کی سماعت گرام کچہری کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

بنچ نہیں کرے گی۔ دفعہ 67 اپیلوں کے لیے فراہم کرتی ہے۔ اس کے بعد دفعہ 68 آتی ہے، جو ہمارے مقصد کے لیے بہت اہم ہے اور اس کا تفصیل سے حوالہ دیا جانا چاہیے۔

"کوئی بھی عدالت کسی ایسے مقدمے کا نوٹس نہیں لے گی جو ایکٹ کے تحت گرام کچہری کے بنچ کے ذریعے قابل شناخت ہو جب تک کہ اس کے برعکس کوئی حکم سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا متعلقہ منصف کے ذریعے ایکٹ کی توضیعات یا فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت منظور نہ کیا گیا ہو۔"

دفعہ 69 سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا منصف کو مجسٹریٹ یا منصف کے سامنے زیر التواء کیس یا مقدمہ گرام کچہری کے بنچ کو منتقل کرنے کا اختیار دیتی ہے جس کے پاس اس پر مقدمہ چلانے کا دائرہ اختیار ہو۔ دفعہ 70 سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا منصف کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ گرام کچہری کے بنچ کے سامنے زیر التوا کسی بھی مقدمے یا مقدمے کو واپس لے اور اسے عام عدالتوں میں منتقل کر دے۔ دفعہ 71 میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی بھی قانونی پیشہ ور گرام کچہری کے سامنے کسی بھی مقدمے یا مقدمے میں کسی فریق کی طرف سے پیش نہیں ہو گا، استدعا نہیں کرے گا یا کارروائی نہیں کرے گا۔ دفعہ 73 سب ڈویژنل مجسٹریٹ اور منصف کو یہ اختیار دیتی ہے کہ جب انصاف کی غلطی ہوئی ہو یا انصاف کی غلطی کا خدشہ ہو تو وہ ضروری کارروائی کرے۔ دفعہ 73 کی ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے کہ جب کسی مقدمے یا مقدمے کے سلسلے میں ذیلی دفعہ (1) کے تحت کوئی حکم دیا گیا ہو تو مستغیث یا مدعی، جیسا بھی معاملہ ہو، سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی عدالت یا مجاز دائرہ اختیار کے منصف میں مقدمہ یا مقدمہ نئے سرے سے دائر کر سکتا ہے۔

اپیل گزاروں کے لیے فاضل وکیل کی دلیل یہ ہے کہ چونکہ دفعہ 62 صرف مشترکہ دائرہ اختیار فراہم کرتی ہے، اس لیے یہ کسی فریق کے لیے عام فوجداری عدالتوں یا گرام کچہری کے بنچ میں جانے کے لیے کھلا ہے۔ ان کے مطابق، اس سے امتیازی سلوک کا در کھلتا ہے، کیونکہ عام فوجداری عدالتوں میں جس طریقہ کار پر عمل کیا جاتا ہے وہ گرام کچہری سے کافی مختلف ہوتا ہے۔ مؤخر الذکر کی پیروی کرنے کا طریقہ کار دفعہ 60 میں اشارہ کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

"اس ایکٹ کی توضیعات اور اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے بنائے گئے یا جاری کیے جانے والے کسی بھی قواعد و ضوابط یا ہدایات کے تابع، گرام کچہری کا بنچ جس طریقہ کار پر عمل کرے گا وہ ایسا ہو گا جو وہ منصفانہ اور آسان سمجھے اور بنچ اس ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کے علاوہ شواہد یا طریقہ کار کے کسی بھی قانون پر عمل کرنے کا پابند نہیں ہو گا۔

امتیازی سلوک کے بارے میں یہ دلیل ایکٹ کی دیگر توضیعات کو توجہ دینے میں ناکام ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہیں۔ دفعہ 62، واضح قیود میں، ایکٹ کی دیگر دفعات کے تابع ہے۔ اس لیے، یہ دفعہ 68 کے تابع ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی عدالت کسی ایسے معاملے یا مقدمے کا نوٹس نہیں لے گی جو ایکٹ کے تحت گرام کچہری کے بنچ کے ذریعے قابل شناخت ہو، جب تک کہ اس کے برعکس کوئی حکم سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا متعلقہ منصف کے ذریعے ایکٹ کی توضیعات یا فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت منظور نہ کیا گیا ہو۔ دفعہ 62 اور دفعہ 68 کی مناسب تعمیر پر۔ یہ واضح ہے کہ واقعی کوئی امتیازی سلوک نہیں ہے اور گرام کچہری کے بنچ کے ذریعے قابل شناخت کیس کی سماعت وہاں ہونی چاہیے، جب تک کہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا متعلقہ منصف کے ذریعے اپنی عدالتی صوابدید کے استعمال میں اس کے برعکس کوئی حکم نہ دیا گیا ہو جیسا کہ دفعہ 68 کے آخری حصے میں غور کیا گیا ہے۔ ایکٹ کی توضیعات جن کے تحت اس طرح کا حکم منظور کیا جا سکتا ہے وہ ہماری طرف سے پہلے سے مذکور آنے والے دفعات میں موجود ہیں۔ اس ایکٹ کے VII باب کی پوری اسکیم یہ ہے کہ کسی گرام کچہری کے ذریعہ ایکٹ کے تحت قابل قبول کیس یا مقدمہ گرام کچہری کی بنچ کے ذریعہ چلایا جانا چاہئے سوائے ان غیر معمولی معاملوں کے جو دفعہ 70 اور 73 میں فراہم کیے گئے ہیں۔ دفعہ 62 میں مشترکہ دائرہ اختیار کا حوالہ دفعہ 69، 70 اور 73 کی توضیعات کی وجہ سے قابل وضاحت ہے، تاکہ گرام کچہری سے کسی مقدمے کی منتقلی یا واپسی یا بنچ کے دائرہ اختیار کی منسوخی پر یہ نہیں کہا جا سکے کہ عام فوجداری عدالتوں کو بھی اس پر مقدمہ چلانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔

ان وجوہات کی بناء پر، ہمارا خیال ہے کہ ایکٹ کی مدلیل توضیعات امتیازی نوعیت کی نہیں ہیں، اور ہمارے سامنے پیش کی گئی پہلی دلیل میں کوئی قابلیت نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دوسرا، اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے ہمیں بہار گرام کچہری قوائد، 1949 کے قواعد 60 اور 61 کے حوالہ دیا ہے۔ قاعدہ 60(2) کا تقاضہ ہے کہ مکمل بنچ کے فیصلے پر اراکین کے دستخط ہوں اور جہاں اختلاف رائے کا فیصلہ دیا گیا ہے، اختلاف رائے کا رو داد بھی اختلاف رائے رکھنے والے اراکین کے دستخطوں کے تحت درج کیا جائے گا۔ موجودہ معاملے میں ان تقاضوں کو پورا کیا گیا تھا، اور ہمارے سامنے کوئی ایسا مواد نہیں رکھا گیا ہے جو اس نتیجے پر پہنچ سکے کہ قواعد 60 اور 61 کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔

اپیل گزاروں کی جانب سے تیسری اور آخری دلیل ہے کہ اپیل گزاروں میں سے دو رام دیو سنگھ اور شیودھر سنگھ کی سزا غلط ہے، کیونکہ ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا۔ استغاثہ کی جانب سے جانچ پڑتال کرنے والے دو گواہوں نے یقینی طور پر کہا کہ انہوں نے بلدیو سنگھ (اپیل کنندہ) اور دو دیگر نامزد افراد کو دیکھا جنہیں بری کر دیا گیا ہے، لیکن باقی افراد کی شناخت نہیں کی جنہوں نے زبردستی فصلیں کاٹ کر نکال دیں۔ اس ثبوت پر، رامڈ کو سنگھ اور شیودھر سنگھ کی سزا کی کوئی قانونی بنیاد نہیں تھی۔ ہماری توجہ رام دیو سنگھ کے اپنے بیان کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے اپنے کھیت کی فصلیں ہٹا دی ہیں۔ یہ بیان اپنے آپ میں کھڑا رہنا جرم کا اعتراف نہیں ہے۔ ہم اپیل گزاروں کے فاضل وکیل سے اتفاق کرتے ہیں کہ رام دیو سنگھ اور شیودھر سنگھ کی سزا کو برقرار رکھنے کے لیے جو بھی ثبوت موجود تھے۔ ان کا یقین واضح طور پر تھا، اور ریکارڈ کے سامنے، غلط تھا۔

عدالت عالیہ کو آرٹیکل 227 کے تحت نگرانی کے اپنے اختیارات کے استعمال کے لیے منتقل کیا گیا تھا، اور اس اپیل میں ہم اسی اختیار کو استعمال کرنے کے لیے کھلے ہیں۔ اس کے مطابق ہم اس اپیل کی اجازت دیں گے جہاں تک رام دیو سنگھ اور شیودھر سنگھ کا تعلق ہے اور ان کو مجرم قرار دینے اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ انہیں اب ضمانت سے فارغ کر دیا جائے گا۔ جہاں تک بلدیو سنگھ کا تعلق ہے، اسے صحیح طور پر سزا سنائی گئی تھی۔ تاہم، ہمیں نہیں لگتا کہ اسے مختصر مدت کے لیے جیل بھیجنے سے کوئی مفید مقصد پورا ہو گا۔ اس کے مطابق ہم اس کی سزا کو کم کر کے صرف 30 روپے کے جرمانے یا کوتاہی کی صورت میں جیل میں ڈال دیں گے جیسا کہ گرام کچہری کی مکمل بنچ کی ہدایت ہے۔ اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document